## 66138 ـ کیا فدیہ بطور افطاری اولاد اور بیٹوں کو دیا جا سکتا ہے ؟

### سوال

میری والدہ روزے نہیں رکھ سکتی، اس لیے میں ان کی طرف سے ہر ماہ رمضان میں فدیہ دیتا ہوں، تو کیا یہ فدیہ اس کی اولاد اور ان کے بیٹوں کو افطاری کی شکل میں دیا جا سکتا ہے؟
یا کہ فدیہ طلباء کی افطاری کے لیے دینا ہو گا؟

### پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

بڑھاپے یا دائمی مرض جس سے شفایابی کی امید نہ ہو کی بنا پر روزہ نہ رکھ سکے تو وہ روزہ نہ رکھے اور اس کے بدلے ایك مسکین کو کھانا دے؛ کیونکہ فرمان باری تعالی ہے:

اور جو اس کی طاقت رکھتے ہوں وہ بطور فدیہ ایك مسکین کو کھانا دیں البقرۃ ( 184 )

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ: یہ آیت منسوخ نہیں بلکہ وہ بوڑھے مرد اور عورت کے لیے ہے جو روزہ رکھنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں، کہ وہ اس کے بدلے ہر دن ایك مسکین کو کھانا کھلائیں. صحیح بخاری حدیث نمبر ( 4505 ).

اور وہ مریض جسے ایسی مرض لاحق ہو جس سے شفایابی کی امید نہ ہو تو وہ بھی بوڑھے شخص کی طرح ہے جو روزہ نہ رکھ سکتا ہو.

دیکھیں: المغنی لابن قدامہ ( 4 / 396 ).

اس سے یہ معلوم ہوا کہ یہ فدیہ ہر کسی کو نہیں دیا جا سکتا، بلکہ صرف مسکین کو دیا جائے گا.

لہذا اگر اس کی اولاد اور یا اولاد کی اولاد اور مذکورہ طلاب غنی ہیں اور فقراء نہیں تو انہیں کفارہ دینا جائز نہیں ہے.

دوم:

اور اولاد یا ان کے بیٹوں کو کفارہ دینا کے متعلق گزارش ہے کہ اہل علم نے اس مسئلہ میں کفارہ کو زکاۃ کی طرح

قرار دیا ہے، کہ جس کا نفقہ اس کے ذمہ ہے اسے کفارہ نہیں دیا جا سکتا.

اور ان جن کا نفقہ ان پر واجب ہے وہ اصل اور فرع ہے.

اصل یہ ہے: ماں باپ اور دادا، دادی.

اور فرع یہ ہے: بیٹے اور بیٹیا، اور ان کی اولاد.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" دادے دادی اور اس سے بھی اوپر والوں ( یعنی آباء اجداد ) اور پوتا اور اس سے بھی نیچے والوں کا نفقہ واجب ہے، امام شافعی، ثوری اور اصحاب الرائے کا یہی کہنا ہے" انتہی

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ ( 11 / 374 )

اوراس بنا پر آپ مذکورہ کفارہ اولاد اور اولاد کی اولاد کو نہیں دے سکتے کیونکہ ( آپ کی ماں ) پر واجب ہے کہ ان پر خرچ کرے.

اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" قسم کا کفارہ کسی آزاد مسلمان اور محتاج کو دینے سے ادا ہو گا اگر کسی نے ذمی کافر اور محتاج کو کھانا دیا یا کسی غلام مسلمان غیر محتاج کو تو اس کی قسم کا کفارہ ادا نہیں ہو گا، اور اس کا حکم ایسے ہی جیسے کسی نے کچھ بھی نہ کیا ہو، اور اسے دوبارہ کفارہ ادا کرنا ہو گا، اور اسی طرح اگر کسی نے ایسے شخص کو کفارہ دے دیا جس کا نفقہ اس کے ذمہ ہے، اور پھر اسے علم ہوا تو اسے کفارہ دوبارہ دینا ہوگا" انتہی باختصار

دیکھیں: کتاب الام للشافعی ( 7 / 68 ).

اور " اسنی المطالب " میں ہے:

" مسکین اور فقیر کے بارہ میں یہ ہے کہ وہ زکاۃ لینے کے اہل ہوں، لہذا یہ کافر کو دینے سے ادا نہیں ہو گا.... اور نہ ہی اسے دینے سے جس کا نفقہ اس کے ذمہ لازم ہے.... کیونکہ کفارہ اللہ تعالی کا حق ہے، لہذا اس میں انہوں نے زکاۃ والی صفات کو معتبر شمار کیا ہے" انتہی

دیکھیں: اسنی المطالب ( 3 / 369 ).

لیکن اگر ( آپ کی والدہ ) مال قلیل ہونے کی بنا پر ان پر خرچ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتی، تو اس کے لیے ان پر خرچ کرنا واجب نہیں، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اللہ تعالی کسی بھی جان کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا البقرۃ ( 286 ).

تو اس حالت میں آپ کے لیے کفارہ انہیں دینا جائز ہو گا.

صحیح بخاری اور مسلم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے رمضان المبارك میں روزے کی حالت میں جماع کرلینے والے شخص کو کفارہ کی ادائیگی کے لیے کھجوریں دیں تو اس شخص نے کہا مدینہ میں وہ سب سے زیادہ فقیر اور محتاج ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا تھا:

" جاؤ اپنے گھر والوں کو جا کر کھلا دو "

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی فتح الباری میں کہتے ہیں:

" ابن دقیق رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: اس قصہ میں مذاہب مختلف ہیں: ایك قول یہ ہے کہ: تنگ دست سے کفارہ کے سقوط پر دلالت کرتی ہے، کیونکہ کفارہ نہ تو اپنے آپ اور نہ ہی اہل وعیال کو دیا جا سکتا ہے.

اور جمہور علماء کا کہنا ہے کہ: تنگ دست سے کفارہ ساقط نہیں ہو گا اور جس شخص کو اس میں تصرف کی اجازت دی گئی تھی وہ کفارہ میں نہیں. ( بلکہ وہ تو صدقہ تھا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص اور اس کے گھر والوں پر کیا تھا )

اور ایك قول یہ بھی ہے کہ: جب وہ اپنے اہل وعیال کے نان و نفقہ سے تنگ دست تھا تو اس کے لیے کفارہ ان پر صرف کرنا جائز ہوا، اور حدیث سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے.

اور شیخ تقی الدین ( شیخ الاسلام ابن تیمیہ ) کا کہنا ہے: اس سے بھی زیادہ قوی یہ ہے کہ وہ عطیہ شمار کیا جائے نہ کہ کفارہ، بلکہ وہ اس اور اس کے اہل و عیال پر صدقہ ہے، کیونکہ ان کی حاجت و ضرورت اس کی متقاضی تھی" انتہی مختصرا

تو اس سے حاصل یہ ہوا کہ جس کا نفقہ کفارہ دینے والے پر لازم ہوتا ہو تو وہ اسے کفارہ نہیں دے سکتا، اور اگر کفارہ دینے والا خود تنگ دست اور فقیر ہو اور ان پر خرچ کرنے سے قاصر ہو تو بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ اس حالت میں انہیں کفارہ دینا جائز ہے.

اور سوال نمبر ( 20278 ) کے جواب میں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کا فتوی نقل ہو چکا ہے کہ اپنے قریبی

رشتہ دار جن پر وہ اپنے فقر اور قلت مال کی بنا پر خرچ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا انہیں زکاۃ دینا جائز ہے.

اور میں یہ بھی ہے کہ:

" ان رشتہ داروں کو زکاۃ دینا جو زکاۃ کے اہل ہوں غیر رشتہ دار کو زکاۃ دینے سے افضل ہے، کیونکہ قریبی رشتہ پر صدقہ کرنا صدقہ اور صلہ رحمی ہے..

لیکن اگر ان رشتہ داروں کا تعلق ان افراد سے ہو جن کا خرچ اس کے ذمہ لازم ہے تو آپ انہیں زکاۃ دیں جو آپ کے مال کو ان پر خرچ کرنے سے بچائے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہے.

لیکن اگر آپ کا مال اتنا نہیں کہ وہ انہیں پورا آتا ہو تو پھر اپنی زکاۃ میں سے انہیں دینے میں کوئی حرج نہیں" انتہی

خلاصہ یہ ہوا کہ:

جب ( آپ کی والدہ ) مالدار ہے، اور وہ ان پر خرچ کر سکتی ہے تو اس کے لیے انہیں زکاۃ دینی جائز نہیں، اور اگر وہ ان پر خرچ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتی تو انہیں وہ کفارہ دے سکتی ہے.

سوم:

اور رہا مسئلہ یہ کہ وہ انہیں بطور افطاری دے تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ آیت میں مطلقا ذکر ہے:

ایك مسکین کا کھانا فدیہ میں دے.

امید ہے کہ ایسا کرنے سے اجروثواب میں اضافہ کا باعث ہو گا، کیونکہ اس میں روزے دار کی افطاری بھی ہے، لیکن اس میں ایك شرط ہے کہ روزہ دار مسکین ہو، جیسا کہ اوپر بیان بھی ہو چکا ہے.

واللہ اعلم .